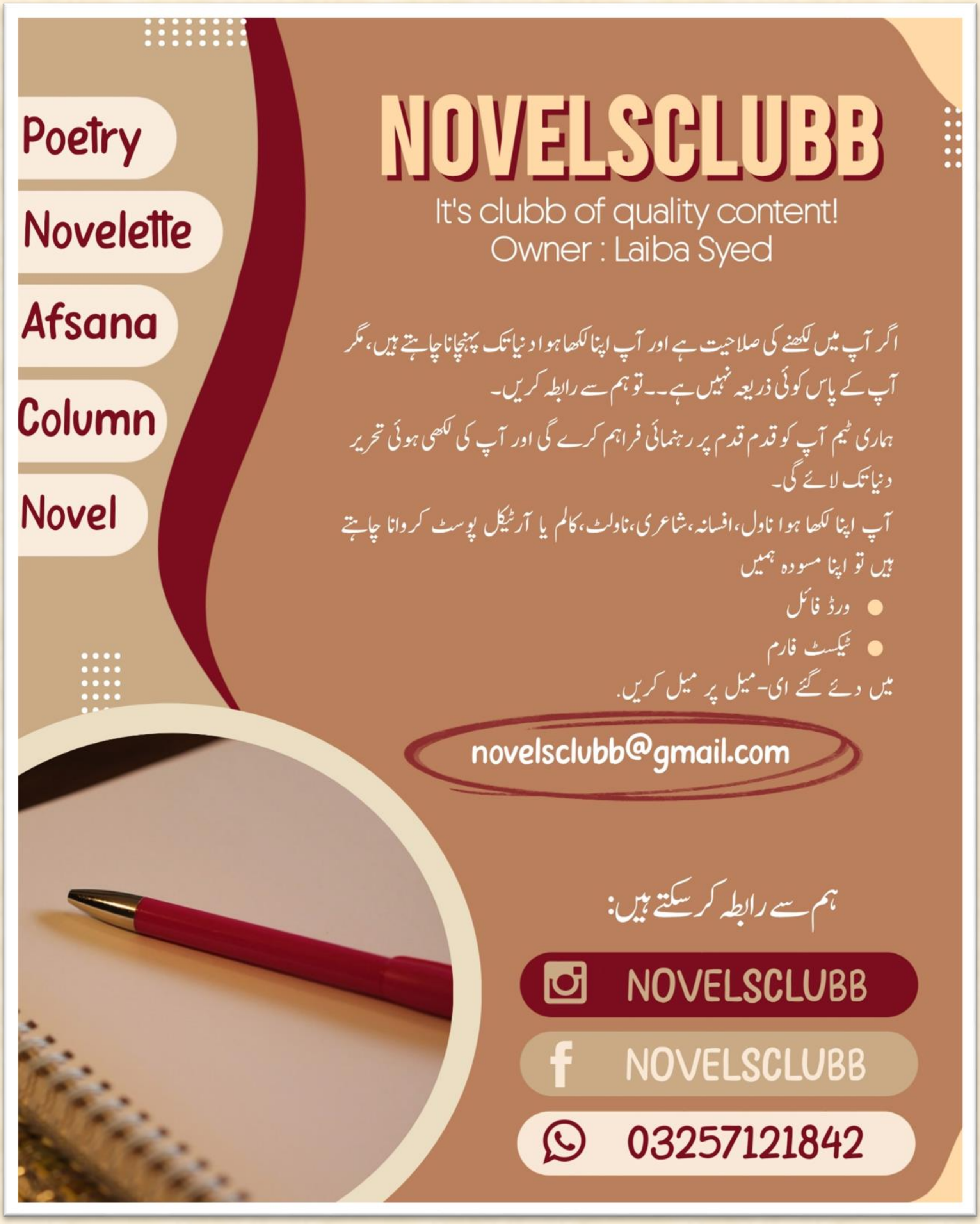

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

داغ و نظر

از قلم

نور جہاں

Clubb of Quality Content!

اَن دیکھی باز گشت:

صبح کی نرم روشنی آسمان پر آہستہ آہستہ پھیل گئی۔

ایک نیا دن خاموشی سے اُبھرا، اپنے ساتھ تازہ امید اور سکون کی سانسیں لاتا ہوا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

لیکن روشنی ہر دل تک نہیں پہنچتی کچھ زندگیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جو اجالوں کے باوجود

اپنے اندر کے اندھیروں سے آزاد نہیں ہوتیں۔

اندھیرے جن سے نکلنے کے لیے انسان کو خود چل کر روشنی کی سمت بڑھنا پڑتا ہے۔

اسی مدھم خاموش روشنی میں فجر کے بعد کامران نے وضو کیا، نماز ادا کی، اور یونیورسٹی جانے کے لیے تیاری میں مصروف ہو گیا۔

وہ گھر کا سب سے بڑا بیٹا تھا

ایک شہید کا بیٹا۔

ایک ایسا باپ جس نے وطن کی خاک پر اپنا خون دے کر شہادت کا رتبہ پایا تھا۔

ناولز کلب

گھر میں اس کی ماں عائشہ بیگم تھیں، اور دو جڑواں بہن بھائی...

احسان — جو کمپیوٹر سائنس کے پہلے سمسٹر میں تھا،

اور عیشہ — جس نے فیشن ڈیزائننگ کا انتخاب کیا تھا۔

و پینشن گزارے کے لیے کافی تھی، مگر پھر بھی کامران نے خود کو کبھی مکمل سہارا نہیں مانا...

وہ فری لانسنگ کرتا، پڑھائی بھی، اور ہر قدم پر اپنی ماں کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے رکھتا۔

صبح کے دستر خوان پر بیٹھتے ہوئے اُس نے مسکراتے ہوئے کہا:

"امی، وہ جو لسٹ بنائی تھی سامان کی... وہ بھیج دیجئے گا"۔

عائشہ بیگم نے ناگواری سے سانس بھری:

"پہلے ناشتہ تو ٹھیک سے کر لو، اور جاتے جاتے اُن دونوں کو بھی جگا دو۔ ایسی نیند یں سوتے ہیں جیسوں یونیورسٹی خود چل کر آئے گی"!

کامران زور سے ہنسا۔

"ٹھیک ہے امی، بس ناراض نہ ہوں"۔

یہ گھر محبت کا قلعہ تھا...

وہ قلعہ جو رشتوں کے چھن جانے کے بعد مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔

جس کے ہر ستون میں قربانیاں، صبر اور غیر متزلزل بھروسہ بسا ہوا تھا۔

کامران کی طبیعت ہی ایسی بن گئی تھی کم بولنے والا، کم کھلنے والا، مگر اندر سے بے حد نرم اور ذمہ دار۔

سوا ایک شخص تھا جس کے سامنے وہ بچپن سے کھل کر ہنستا تھا

زاویار۔

دوسری طرف...

نیوی بلو عبایہ، اسی رنگ کا حجاب، اور چہرے پر گرے ہوئے نقاب کے پیچھے بس دو آنکھیں

ہلکی بھوری... شہد سی چمکتی ہوئی...

ایسی آنکھیں جن میں خواہ مخواہ کی نرمی نہیں،

مگر ایسی گہرائی ضرور تھی جو دیکھنے والے کو پل بھر میں خاموش کر دے۔

بخار کی ہلکی سی تھکن ابھی باقی تھی۔

Clubb of Quality Content

اس نے میڈیسن تو لے لی تھی مگر جسم میں بوجھ سارہ گیا تھا۔

وہ زینب کے ساتھ کیفے سے سینڈوچ اور جوس لے کر باہر نکلیں۔

رش زیادہ تھا، اس لیے دونوں نے گارڈن میں بیٹھنے کا ارادہ کیا۔

جیسے ہی باہر نکلیں، زینب کا فون بج اٹھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم چلو، میں ممّا سے بات کر کے آتی ہوں"۔

زینب نے جلدی سے کہا اور دوسری طرف چل دی۔

نور کے عبایے کا پلو ہوا میں ہلکے سے لہرا رہا تھا۔

وہ نیم غنودگی میں، ہلکی تھکن میں گارڈن کی طرف بڑھنے لگی

اور تب ہی اس کا قدم ذرا سا لڑکھڑایا۔

ہاتھ سے جوس اور سینڈوچ چھوٹ کر آگے کی سمت اُڑ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ادھر، یونیورسٹی کے دوسرے طرف...

زاویار سفید ڈریس شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے

اپنی دنیا میں مگن، کامران کے ساتھ چل رہا تھا۔

زاویار:

"یار، مجھے ابھی آفس جانا ہے۔ ابو نے بلایا ہے۔

میں کیفے نہیں جا رہا۔ کہیں کوئی داغ نہ لگ جائے میری شرٹ پر"!

کامران:

"یار نہیں لگتا! چل چائے یا جوس پی کر آتے ہیں۔ ویسے بھی بھوک لگی ہے مجھے"!

زاویار:

"بھائی تمہیں بھوک کب نہیں لگتی"؟

کامران:

"زیادہ مت بول... ورنہ جوس گرا دوں گا"!

زاویار ہنسا:

اس پر ایک رنگ بھی لگانا... پھر دیکھنا۔ "

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جملہ ادھورا رہ گیا۔

اچانک...

چپاک!

ٹھنڈی مائع بوندیں اس کے سینے پر پڑیں۔

اس کی آنکھیں لمحہ بھر کو بند ہو گئیں۔

جب کھولیں تو اس کی سفید شرٹ کا رنگ بدل چکا تھا

سبز سنہری آنکھیں ہلکی بھوری آنکھیں سے ٹکرائیں

Clubb of Quality Content!

اس کی نگاہ بس وہیں الجھ کر رہ گئی۔ سانس جیسے سینے میں اٹک گیا ہو۔

ایک پل، ایک لمحہ

اور اسی مختصر لمحے نے اسے یوں بے بس کر دیا جیسے دنیا کی ساری آواز میں خاموش ہو گئی ہوں۔

وہ بے اختیار گھورنے لگا، ہلکی بھوری آنکھیں پر سکون شہد کی ندی کی طرح چمکتی

آفتاب کی نرم روشنی میں اور بھی گہری پڑتی آنکھیں

ہلکی بھوری آنکھیں جو حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔

آئندہ لمحے وہ آنکھیں شرمندگی میں ڈوب گئیں۔

Clubb of Quality Content

ایک لمحے کی ملاقات...

کبھی کبھی پوری زندگی کے سوال پیدا کر جاتی ہے۔

نور نے مضبوط اور صاف آواز میں کہا:

"معاف کیجیے، میں... میرا پاؤں پھسلا اور جوس"—

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ جلدی سے بولا:

"نو پرابلم، مجھے کوئی مسئلہ نہیں... بالکل نہیں".

نور نے ابرو چڑھائے۔

اسے شدت سے احساس ہوا کہ جملہ بے تکی جگہ پر نکلا تھا۔

اس نے خود کو سنبھالا۔

"میرا مطلب... غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ کوئی بات نہیں"۔

Clubb of Quality Content

نور نے آہستہ سا سر ہلایا۔

وہ شاید دوبارہ کچھ کہنا چاہتی تھی کہ زاویار بے اختیار بول اٹھا:

"میں معافی چاہتا ہوں کہ میں آپ کے راستے میں آ گیا"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ حیرت میں پلکیں جھپک کر رہ گئی۔

پھر خاموشی سے آگے بڑھ گئی۔

زاویار نے اس کے ماتھے پر بنے ننھے سے بل کو جاتے ہوئے دیکھا اور سینہ بھر کر سانس روکا۔

مسکراہٹ کو دبا کر رکھا

باسختی۔

جیسے ہی مڑا ــــ

کامران دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا۔

"کیا کہہ رہے تھے تم؟

اگر ایک داغ بھی لگا نا شرٹ پر تو دیکھنا!

لو بھئی پورا جوس نہلا دیا انہوں نے تمہیں"!

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زاویار نے شرمندگی نہیں، حیرت سے قہقہہ مارا۔

"کوئی نہیں! جوس انہوں نے گرایا، بدلہ میں تم سے لے لوں گا"!

اور وہ دونوں بھاگتے ہوئے گارڈن کی طرف لپکے۔

سارا یونیورسٹی لان اُن کے پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہا تھا

مگر یہ نیا نہیں تھا۔

یہ دونوں تو اپنی دوستی، اپنی شوخیوں اور اپنی روشنی سے پہلے ہی مشہور تھے۔

Clubb of Quality Content

دوپہر کی دھوپ ابھی پورے صحن میں نہیں پھیلی تھی، مگر روشنی اتنی ضرور تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی آسیہ بیگم کی نظر داخلی دروازے پر جم گئی۔

زاویار اندر آیا تو اس کی شرٹ کے بوسیدہ داغ صاف نظر آ رہے تھے۔

اس کی ماں کے چہرے پر حیرت اور بے اختیار جھنجھلاہٹ ایک ساتھ اُبھری۔

"زاویار! یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے؟

تمہیں تو آج دفتر جانا تھا نا"؟

زاویار نے ہلکی سی شرمندہ مسکراہٹ کے ساتھ جوتے اتارتے ہوئے کہا:

"امی... وہ... غلطی سے جوس گر گیا تھا"۔

زارا بیگم نے ہاتھ کمر پر رکھ کر سر ہلایا۔

"حد ہوتی ہے زوی! ذرا خیال رکھا کرو۔

چلو، اوپر جاؤ، جلدی کپڑے بدل کر آؤ"۔

"جی جی... جاتا ہوں"!

وہ سیڑھیاں دوڑتے ہوئے اوپر چلا گیا، جیسے جلدی سے شرمندگی اتار پھینکنی ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے میں پہنچ کر وہ تیزی سے فریش ہوا، الماری سے صاف ستھری شرٹ نکالی اور جیسے ہی نیچے آیا

قرت صوفے پر کتاب کھولے بیٹھی تھی۔

اسے دیکھتے ہی زاویار کے شرارتی خمیر نے کام دکھایا۔

وہ قدم آہستہ آہستہ بڑھاتا ہوا اس کے پاس رکا۔

"قری کبھی کالج جا کر بھی اپنی شکل دیکھا کرو۔

ہر وقت گھر میں بیٹھی رہتی ہو"!

قرت نے فوراً منہ بنایا۔

"آپ کو کیا ہے؟ میں گھر میں ہی پڑھ لیتی ہوں"!

زاویار نے زور سے ہنس کر جواب دیا:

"ہاں ہاں... ٹی وی دیکھ دیکھ کر پڑھتی ہو!

چلو اچھا ہے"...

اور اگلے ہی لمحے وہ اس کے بال بکھیر کر آگے بڑھ گیا۔

"امی کو بتا دینا... میں جا رہا ہوں آفس"!

وہ دروازے کی طرف تیز قدموں سے بڑھا۔

قرت نے اس کے جاتے ہوئے ماتھے پر بل ڈالے،

ہونٹ باہر نکالے،

اور ہاتھ سے بال سیٹ کرتے ہوئے سسکی سی لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہر وقت تنگ کرتے رہتے ہیں"!...

شہر کے دوسرے حصّے میں...

زینب ہاشمی

ریحان ہاشمی اور سارا ریحان کی لاڈلی،

ان دونوں میاں بیوی نے برسوں کی محنت سے اپنا بوتیک اور کلوتھنگ برانڈ کھڑا کیا تھا۔

نفاست، جدت اور اعلیٰ ذوق

ان کا کام انہی تین لفظوں میں سمٹ جاتا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور انہی خوبیوں کا عکس زینب میں بھی تھا۔

وہ ماسٹرز ان لٹریچر کر رہی تھی

ادب، کتابیں، قلم...

یہ سب اس کے لیے صرف شغل نہیں تھے،

وہ اس دنیا میں سانس لیتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور نور کے ساتھ تو اس کی دوستی اتنی گہری تھی کہ دونوں ایک دوسرے کی خاموشیوں تک پڑھ لیتی تھیں۔

گھر کا دروازہ کھلتے ہی نور نے لمبی سانس لی۔

دن بھر کی تھکن ابھی کندھوں سے اتری بھی نہ تھی کہ گھر کے اندر ایک عجیب سی بھاگ دوڑ، شور، اور فضا میں کھانا پکنے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

اُسے فوراً یاد آیا

امی نے بتایا تھا آج پھوپھو آ رہی ہیں۔

رخشندہ بیگم کچن میں مصروف تھیں، زلیخا بیگم صوفے کے کشن سیدھے کر رہی تھیں،

نور نے چاہا تھا سیدھی اپنے کمرے میں جا کر کچھ دیر آرام کرے...

مگر جیسے ہی وہ سیڑھیوں کے قریب پہنچی

وقاص اوپر سے اترتا دکھائی دیا۔

اسے دیکھ کر وہ ناگواری سے بولا:

"ارے دیکھو تو!

Clubb of Quality Content

شکر ہے، پردہ بی بی، کمرے سے باہر بھی تشریف لے آئیں"!

نور کے نقاب کے پیچھے اس کا چہرہ فوراً بگڑ گیا۔

آواز تھکاوٹ کے باوجود مضبوط تھی۔

"جی میں روز کمرے سے باہر نکل کر یونیورسٹی جاتی ہوں۔

آپ بھی کبھی زحمت کر لیں کمرے سے باہر نکل کر نوکری تلاش کرنے کی"۔

یہ کہہ کر وہ پرس ٹھیک کرتی آگے بڑھنے لگی۔

وقاص اس کے پیچھے سے تنک کر بولا:

"زیادہ ہی زبان چلنے لگی ہے آج کل' پردہ بی بی کی"...

نور سیڑھی کی آخری پائیدان پر رکی،

سر ذرا سا موڑ کر نہایت ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاتھ بھی بہت چلتا ہے میرا

خبر دار رہیں"۔

اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی...

دروازہ ٹھک سے بند ہوا۔

وقاص دروازہ دیکھتا رہ گیا، ہونٹوں پر دبا ہوا غصہ

واقعی...

پیچھے وقاص اتنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

Clubb of Quality Content!

شام ڈھلتے ہی صحن میں ہلکی سنہری روشنی بکھر گئی تھی، اور اسی نرم و ملائم فضا میں سلمیٰ بیگم اور رحمن صاحب اپنے بچوں کے ساتھ آن پہنچے۔ دروازے کی چوکھٹ سے اندر داخل ہوتے ہی گھر میں ایک ترتیب بھری گہما گہمی دوڑ پڑی۔

عائشہ، عشا اور زوہیب تینوں بہن بھائی اپنی امی کی طرح دودھیا زرد اور مائل بہ گندمی رنگت لیے ہوئے، اور تینوں کی آنکھیں ایک جیسی... سیاہی مائل شوخ اونکس رنگ، جیسے کسی سنگتراش نے نہایت مہارت سے ایک ہی پتھر سے تراش کر عطا کی ہوں۔

ڈرائنگ روم میں بڑے بزرگ اپنے اپنے دائروں میں مصروف تھے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رحمن صاحب، ظفر اور عدیل صاحب سیاست کے نہ ختم ہونے والے موضوعات پر گہری گفتگو میں گم تھے۔ کبھی آواز بلند ہوتی، کبھی نرم، مگر بحث کی چنگاری مسلسل روشن رہتی۔

دوسری جانب نوجوانوں کا حلقہ الگ ہی تھا۔

وقاص صوفے پر ٹیک لگائے بیٹھا، زوہیب سے یونیورسٹی اور کھیلوں کے متعلق پوچھ گچھ کر رہا تھا، جیسے خود کو مصروف رکھنے کے لیے کسی کی باتوں سے سہارا چاہیے ہو۔

عثمان، جو ابھی ابھی اپنی ہاؤس جاب سے لوٹا تھا، تازہ دم ہو کر آ

کر سب کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ اُس کے چہرے پر تھکن تو تھی مگر اُس پیشہ ور سنجیدگی کے پیچھے چھپی خوشدلی بھی نمایاں تھی۔

عائشہ بیگم، عشا اور امنہ آپس میں ایسی ڈوب کر باتیں کر رہی تھیں جیسے دنیا میں ان تین کے علاوہ کچھ موجود ہی نہ ہو۔ کبھی ہنسی دبانے کی کوشش، کبھی کسی بات پر سنجیدگی تینوں کے انداز میں ایک خاص تہذیب اور نرمی تھی۔

ادھر رخشندہ باورچی خانے سے چائے کے کپ سنبھالے، ایک ایک کو بڑے سلیقے سے دیتی چلی آ رہی تھیں۔

جبکہ زلیخہ بیگم ہر ایک کو سناکس پیش کر رہی تھی

اور میز تو یوں تھی جیسے کسی پُر رونق دعوت کا منظر

سموسے، بسکٹس، سینڈوچز، طرح طرح کی مٹھائیاں، نمک پارے

ہر ذائقہ، ہر رنگ اپنی اپنی خوشبو لیے نمایاں تھا۔

آج ان کے آنے کا اصل مقصد بھی خاصا سنجیدہ تھا

عائشہ اور عشا کی شادی ان کے چچازاد، عمار اور عامر سے طے ہو چکی تھی۔ اسی نسبت کی بات کو مضبوطی دینے کے لیے یہ میل ملاقات ضروری تھی۔

اور پھر...

جیسے ہی نور نے زینہ اُترنے شروع کیے

کمرے میں چند لمحوں کی خاموشی چھا گئی۔ باتیں پل بھر کو تھم سی گئیں، جیسے ہوا نے سانس روک لی ہو۔

Clubb of Quality Content

پھر اگلے لمحے سب دوبارہ اپنی اپنی محفلوں میں گم ہو گئے، مگر چند نگاہیں بے اختیار اُس کی طرف پلٹ کر ضرور دیکھ گئیں۔

نور ہلکے قدموں سے نیچے اتر رہی تھی۔

سادہ مگر نفیس کریم رنگ کا لباس، جس کی آستینوں پر بھورے دھاگے سے بنے باریک

مگر دل کش بیل بوٹے اُس کی شائستہ پسند کا پتہ دیتے تھے۔

اُس کے دوپٹے کی جگہ بھورا شیفون حجاب کندھوں پر نہایت خوبصورتی سے ڈھلکا ہوا تھا،

نرم چرخی والی ہوا سے ذرا ذرا سا ہلتا ہوا۔

اور چہرے پر سیاہ ہاف نقاب

جس نے اُس کے چہرے کا بیشتر حصہ چھپا رکھا تھا، مگر اُس کی ہلکی بھوری آنکھیں...

وہ تو جیسے نقاب کے اندھیرے میں بھی روشنی کا دیا تھیں

شفاف، سکون بھری، مگر کہیں نہ کہیں تھکی ہوئی جھلک لیے ہوئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نور آہستہ قدموں سے سب کی محفل کی طرف بڑھی، سلام کیا اور جھک کر اپنی پھوپھو سے بغل گیر ہوئی۔

سلمیٰ پھوپھو نے دو لمحے کو اسے تھامے رکھا، پھر ہلکے سے جھنجھلا کر بولیں:

"ہاں بس بس—اب پیچھے ہٹو، میرا تو سانس ہی رک گیا تمہیں دیکھ کر! کیا تھن تھن لپیٹا ہوا ہے یہ؟ یہاں سب اپنے ہی تو ہیں، اتار دو ذرا اس نقاب شقاب کو"!

پاس بیٹھی عائشہ، عشا اور امنہ کے لبوں پر دبی دبی ہنسی تیر گئی

نور خاموشی سے پلٹی، سر جھکا کر اپنے پھوپھا کو سلام کیا۔ پھوپھا نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ وہ آ کر عائشہ، علیشا اور امنہ کے ساتھ بیٹھ گئی، مگر تینوں اپنی باتوں میں اتنی گم تھیں کہ اس کی طرف نگاہ تک نہ کی۔

نور کے دل میں ایک انجانی سی خالی پن کی لہر دوڑ گئی۔ آنکھیں دھندلائیں، مگر اس نے ہلکی سی سانس لے کر خود کو سنبھال لیا۔

کیا وہ زیادہ حساس تھی؟...

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

یا واقعی سب اسے یوں نظر انداز کر رہے تھے جیسے وہ موجود ہی نہ ہو؟ جیسے وہ... غیر مرئی ہو۔

گھر میں باتوں کی گہما گہمی تھی۔ ہنسی، سیاسی گفتگو، چائے کی خوشبو، مگر نور کو خود سے ایک عجیب بے گانگی محسوس ہوئی۔ وہ کپ اٹھا کر آہستگی سے باہر باغ میں چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مغرب کے بعد کی رات پھیل رہی تھی، اور آسمان پر تارے آہستہ آہستہ جگمگانے لگے تھے۔

نور کے ہاتھ میں گرم چائے کا کپ تھا۔ وہ لکڑی کے جھولے پر آہستہ سے بیٹھ گئی۔ جھولا ہلکا سا ہلا تو اس نے ٹھنڈی ہوا میں ایک گہری سانس لی۔

چند لمحوں بعد اسے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی۔

وہ مڑی تو زوہیب تھا۔

Clubb of Quality Content

"نور آپی، آپ یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہیں؟ سب کے ساتھ اندر کیوں نہیں"؟

نور نے ہلکی مسکراہٹ بنائی،

"ایسے ہی... مجھے باہر باغ میں چائے پینے کی عادت ہے"۔

یہ محض ایک بہانہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زوہیب نے جھجکتے ہوئے پوچھا،

"ایک سوال پوچھوں؟ برا تو نہیں مانیں گی"؟

"ہاں، پوچھو"...

وہ جانتی تھی وہ کیا پوچھنے والا ہے۔

"آپ نقاب کس کے لیے کرتی ہیں"؟

نور نے اس کی طرف دیکھا۔

"عجیب سوال ہے تمہارا۔ ظاہر سی بات ہے اللہ کے لیے کرتی ہوں،اور کس کے لیے کروں گی"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زوہیب کی آواز دھیمی مگر یقین سے بھری ہوئی تھی۔

"تو پھر لوگوں کی باتوں کا اثر دل پر لینا چھوڑ دیں، آپی۔

شیطان ہر روپ میں آتا ہے، بس ہمیں توڑنے، کمزور کرنے، اور دوبارہ گناہوں کے راستے پر دھکیلنے کے لیے"۔

"مجھے پتا ہے آپ کیوں اُٹھ کر باہر آئی ہیں"...

"کیونکہ اندر سب نے آپ کو ایسے نظر انداز کیا جیسے آپ نظر ہی نہیں آتیں۔

جیسے آپ... اِن سب کے درمیان اکیلی، اجنبی ہوں"۔

"** ہو سکتا ہے آپ ان کے درمیان 'اِنوزِبل' ہوں،

مگر اللہ کے نزدیک آپ سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔

چمکتے ہوئے ستارے کی طرح۔

"جیسے وہ ستارہ، جسے لوگ دور سے کم چمکتا ہوا سمجھتے ہیں... لیکن جو اس کے قریب ہوتا ہے وہی اس کی اصل روشنی، اصل خوبصورتی دیکھ پاتے ہیں"۔

"تو آپ اداس مت ہوا کریں کسی کے لفظوں کو اتنی اہمیت نہ دیں جو آپ کا دل توڑ دیں"

نور نے اس کی طرف دیکھا۔ کم عمر ہونے کے باوجود زوہیب کی باتوں میں ایک عجیب پختگی تھی۔

"شکریہ، زوہیب"...

وہ دھیرے سے مسکرائی، مگر اس کی آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی۔

زوہیب نے بس سر ہلایا، ہلکی سی مسکراہٹ دی اور اسے کچھ وقت دینے کے لیے اندر چلا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے آنکھیں پونچھیں۔

ایک گہری سانس لی۔

اچانک... جیسے اس کے کندھوں سے کوئی بوجھ ہٹ گیا ہو۔

اس نے خود کو بہت ہلکا، بے حد آرام دہ محسوس کیا— جیسے کوئی گھٹی ہوئی سانس آخر کار آزاد ہو گئی ہو۔

وہ آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔

گہری سیاہ رات... اور اس میں پھیلے ہوئے چمکتے ستارے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842